فہرست

فضیلت..........5

صحابہ کرام اور تابعین کے ہاں صلاۃ التسبیح کا اہتمام..........9

صلاۃ التسبیح کے بارے میں اسلاف کے چند اقوال..........10

صلاۃ التسبیح کا وجہ تسمیہ..........11

بعض علماء کا شبہ..........11

صلاۃ التسبیح پڑھنے کے دو طریقے..........11

پہلا طریقہ..........11

دوسرا طریقہ..........12

کون سا طریقہ افضل ہے..........12

صلاۃ التسبیح کا مستحب وقت..........13

صلاۃ التسبیح دو دو رکعت کر کے پڑھنا..........14

صلاۃ التسبیح میں کون سی سورۃ پڑھی جائے..........14

رکوع اور سجدہ کی حالت میں تسبیحات کا مقام..........15

صلاۃ التسبیح میں قومہ کے وقت ہاتھ باندھنے کا حکم..........15

صلاۃ التسبیح کی دوسری رکعت میں درود اور دعا کا حکم..........16

صلاۃ التسبیح کی تیسری رکعت میں سبحانک اللھم پڑھنے کا حکم..........17

صلاۃ التسبیح میں دوسری اور چوتھی رکعت کے طرف جاتے وقت تکبیر کا حکم 17

اگر تسبیح ایک رکن میں بھول جائے تو کیا کرے.................................17

تسبیحات کو گننا 18

صلاۃ التسبیح میں جھر اور اخفاء کا حکم 19

التحیات کے بعد کون سی دعا پڑھی جائے......................................19

صلاۃ التسبیح کے سجدہ سہو میں تسبیحات کا حکم.....................................20

صبح صادق کے بعد صلاۃ التسبیح پڑھنا 20

دن میں ایک مرتبہ سے زیادہ صلاۃ التسبیح 21

صلاۃ التسبیح مطول اور مختصر 21

صلاۃ التسبیح افضل ہے یا تہجد 22

صبح صادق کے بعد صلاۃ التسبیح پڑھنا 22

صلاۃ التسبیح کی جماعت 23

صلاۃ التسبیح ولا حول ولا قوۃ الا باالله العلي العظیم کا اضافہ 24

صلاۃ التسبیح میں گناہ کبیرہ سے مراد 24

شب براءۃ میں صلاۃ التسبیح کی جماعت 25

صلاۃ التسبیح کا ثبوت 25

صلاۃ التسبیح کي روایات ---26

مفتي سهيل خادم

جامعه تعليم القران والحديث سردار كالونی پشاور

تقریظ

استاذ محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی نذیراللہ حقانی صاحب دامت برکاتھم العالیہ جامعہ تعلیم القران والحدیث سردار کالونی پشاور

حامدا ومصلیا ومسلما

برادرم عزیز محترم مولانا محمد سھیل خادم صاحب کي تالیف شدہ رسالہ **صلاۃ التسبیح کے فضائل اور مسائل** دیکھ کر بہت خوشی ہوئی مؤلف ہمارے جامعہ تعلیم القران والحدیث سردار کالوني پشاور کے ایك ممتاز قابل اور محنتی مدرس ہے اور یہ تالیف ان کی ایک بہت اچھی اور قابل تقلید کاوش ہے اسے جتنا بھی سراہا جائے کم ہے

بندہ اللہ رب العزت سے دعا گو ہےکہ اللہ رب العزۃ حضرت مولانا موصوف کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور عوام و خواص کے لئےباعث نفع بنائے اور ان کے والدین خصوصا والد مرحوم کے لئے صدقہ جاریہ بنا دے اور ایسی مزید خدمات کی توفیق اور مستقبل میں اچھے مولفین و مصنفین کے صف میں اعلی مقام عطا فرمائے

اللہ کرے کہ زور قلم اور زیادہ

وصلی اللہ علی النبی الکریم وعلی الہ وسلم

بندہ ناچیز نذیر اللہ عفي عنہ

2017/6/13

الموافق 18 رمضان 1438 ھ

صلاۃ التسبیح

صلاۃ التسبیح کی چار رکعتیں ہیں، جن کو ایک سلام سے پڑھا جاتا ہے، اگرچہ دو سلام سے بھی جائز ہے ۔اِس نماز کی احادیث میں بڑی فضیلتیں منقول ہیں انسان اس کے ذریعہ کم سے کم وقت کے اندر جو تقریباً آدھا گھنٹہ لگتا ہے زیادہ سے زیادہ نفع کما سکتا ہے۔اِس لئے سال بھر وقتاً فوقتاً اِس کے پڑھنے کی کوشش کرنی چاہیئے ، اور مُبارک راتوں میں تو اِس کو اور بھی زیادہ اہتمام سے پڑھنا چاہیئے،اور یہ کوئی مشکل نہیں،بس دل میں نیکی کے حصول کا شوق ہونا چاہیئے خود ہی مشقت برداشت کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

فضیلت

ایک بہت اہم اور عظیم نماز جس کی احادیثِ طیبہ بڑے فضائل وارِد ہوئے ہیں وہ ''صلوۃ التسبیح'' ہے۔اِس نماز کی ادائیگی میں تقریباً آدھا گھنٹہ لگتا ہے لیکن فضائل اِس قدر زیادہ ہیں کہ اگر پورا دن بھی لگ جائے تو زیادہ نہیں،اِس کی اہمیت کا اندازہ اِس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اِس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صلاۃ التسبیح اگر ممکن ہو تو روزانہ ایک دفعہ پڑھو،اگر یہ نہیں کر سکتے تو ہر جمعہ میں ایک مرتبہ پڑھو،اگر یہ بھی نہیں کر سکتے تو ہر مہینے میں ایک دفعہ پڑھو،اگر یہ بھی نہیں کر سکتے ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھو،اور

اگر یہ بھی نہیں کر سکتے تو اپنی پوری زندگی میں ہی ایک دفعہ پڑھو صلاۃ التسبیح کی برکت سے اللہ تعالیٰ بکثرت گناہ معاف کرتے ہیں، احادیث طیّبہ میں اِس کثرت کی کئی مثالیں ذکر کی گئی ہیں [1]

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے عباس میرے چچا میں تمہیں ایک عطیہ کروں ایک بخشش کروں ایک خاص چیز بتاوں تمیں دس چیزوں کا مالک بناؤں جب تم اس کام کو کروگے تو اللہ جل شانہ تمہارے سب گناہ پہلے اور پچھلے پرانے اور نئے غلطی سے کئے ہوئے اور جان بوجھ کر کئے ہوئے چھوٹے اور بڑے چھپ کر کئے ہو اور کھلم کھلا کئے ہوے سب ہی معاف فرمادیں گے وہ کام یہ ہے کہ چار رکعت نفل صلاۃ التسبیح کی نیت باندھ کر پڑھ [2] اور پھر باقی نماز کا طریقہ سکھایا آگے ہم انشاءاللہ بیان کریں گے

---

[1] إن استطعت أن تصليها في كل يوم مرة فافعل فإن لم تفعل ففي كل جمعة مرة فإن لم تفعل ففي كل شهر مرة فإن لم تفعل ففي كل سنة مرة فإن لم تفعل ففي عمرك مرة

[2] إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ، خَطَأَهُ وَعَمْدَهُ، صَغِيرَهُ وَكَبِيرَهُ، سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ، سنن ابي داود 29/2 رقم الحديث 1297

طبرانی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ اگر تیرے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں یاریت کے ذرات کے برابر ہو تواللہ تعالی سب کو معاف کردے گا[1]

اس سے معلوم ہوا کہ یہ وہ نماز ہے جس کے پڑھنے کی برکت سے دس قسم کے گناہ معاف ہوتے ہیں

(1)اگلے گناہ۔

(2)پچھلے گناہ۔

(3)قدیم گناہ۔

(4)جدید گناہ۔

(5)غلطی سے کیے ہوئے گناہ۔

(6)جان بوجھ کر کیے ہوئے گناہ۔

(7)صغیرہ گناہ۔

(8)کبیرہ گناہ۔

---

[1] فَلَوْ كَانَتْ ذُنُوبُكَ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ غَفَرَ اللہُ لَكَ المعجم الكبير للطبراني 329/1 رقم الحديث 987

(9) چھپ چھپ کر کیے ہوئے گناہ۔

(10) کھلم کھلا کیے ہوئے گناہ۔

اور حاکم کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچازاد بھائی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو حبشہ بھیج دیا تھا جب وہاں سے واپس مدینہ پہنچے تو رسول اللہ نے ان کو گلے سے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا پھر فرمایا میں تمیں ایک چیز دوں ایک خوشخبری سناؤ ایک تحفہ دوں پھر پوری تفصیل نماز کی بتلائی جو اوپر ذکر کیا گیا[1]

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صلاۃ التسبیح کتنی اھمیت اور فضیلت رکھتی ہے حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کتنی محبت اور شفقت سے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو اس کی ترغیب دے رہے ہیں اس آسان عمل کے ذریعے اللہ تعالی تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ اگر تم ساری دنیا کے لوگوں سے بھی زیادہ گناہ گار ہو تو معاف ہو جائیں گے[2]

---

[1] فلما قدم اعتنقه وقبل بين عينيه، ثم قال: «ألا أهب لك، ألا أبشرك، ألا أمنحك، ألا أتحفك المستدرك علي الصحيحين للحاكم 464/1 رقم الحديث 1196

[2] فإنك لو كنت أعظم أهل الأرض ذنبا غفر لك بذلك سنن أبي داود 1\114

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اگر تمہارے گناہ ریت سے بھی زیادہ ہوں تو اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کردیں گے۔[1]

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اگر تمہارے گناہ آسمان کے ستارے، قطروں کی تعداد، ریت کے تعداد یا زمانے بھر کے ایّام کے برابر بھی ہوں تو اللہ تعالیٰ اُن سب کو معاف کردیں گے۔[2]

صحابہ کرام اور تابعین کے ہاں صلاۃ التسبیح کا اہتمام

گزشتہ احادیث سے معلوم ہو کہ صلاۃ تسبیح ایک عظیم نعمت اور تحفہ ہے اور ان احادیث کے صحیح ہونے پر حاکم نے اس بات سے استدلال کیا ہے کہ تبع تابعین سے ہمارے زمانے تک مقتداء حضرات اس مداومت کرتے تھے اور لوگوں کو تعلیم دیتے تھے جن میں عبد اللہ بن مبارک بھی تھے یہ عبد اللہ بن مبارک امام بخاری کے استاذوں کے استاذ تھے بیہقی فرماتے ہیں کہ ابن مبارک سے پہلے ابوالجوزاء جو معتمد تابعی ہیں اس کا اہتمام کیا کرتے تھے روزانہ جب ظہر کی اذان ہوتی تو مسجد میں جاتے اور جماعت کے وقت تک اس کو پڑھ لیا کرتے

---

[1] فلو كانت ذنوبك مثل رمل عالج غفرها الله لك ابن ماجه 442/1 رقم الحديث 1386

[2] فلو كانت ذنوبك عدد نجوم السماء، أو عدد القطر، أو عدد رمل عالج، أو عدد أيام الدهر لغفرها الله لك مصنف عبدالرزاق 3\123 رقم الحديث 5004

تھے- عبد العزیز بن ابی رواد جو ابن مبارک کے بھی استاد ہنے- بڑے ذاھد متقی لوگوں میں ہے- کہتے ہیں کہ جو جنت کا ارادہ کرے اس کو ضروری ہے کہ صلاۃ التسبیح کو مضبوطی سے پکڑے

صلاۃ التسبیح کے بارے میں اَسلاف کے چند اقوال

(1)......حضرت عبد العزیز بن ابی روّاد رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت عبد اللہ بن مُبارک رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ ہیں، فرماتے ہیں : جس کا جنت میں جانے کا ارادہ ہواُس کے لئے ضروری ہے کہ صلاۃ التسبیح کو مضبوطی سے پکڑے۔

(2)......حضرت ابو عثمان حیری رحمۃ اللہ علیہ جو کہ ایک بڑے زاہد ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے مصیبتوں اور غموں کے ازالے کے لئے صلاۃ التسبیح جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی۔(فضائلِ ذکر:174)

(3)......علامہ تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اِس نماز کی فضیلت واہمیت کوسُن کر بھی غفلت اختیار کرے وہ دین کے بارے میں سستی کرنے والا ہے، صلحاء کے کاموں سے دور ہے، اس کو پکا(یعنی دین میں چست)آدمی نہ سمجھنا چاہیئے۔(فضائلِ ذکر:174)[1]

[1] بحواله كتاب الصلوة مفتي محمد سلمان

صلاۃ التسبیح کا وجہ تسمیہ

صلاۃ التسبیح کو صلاۃ التسبیح اس لئیے کہا جاتا ہے کیونکہ اس نماز میں تسبیحات بکثرت پڑھی جاتی ہے-

بعض علماء کا شبہ

بعض علماء نے اس وجہ سے اس حدیث کا انکار کیا ہے کہ اتنا زیادہ ثواب صرف چار رکعت پر مشکل ہے بالخصوص کبیرہ گناہ کا معاف ہونا لیکن جب روایت بہت سے منقول ہو تو انکار مشکل ہے البتہ دوسرے آیات واحادیث کی وجہ سے کبیرہ گناہ کی معافی کیلئے توبہ کی شرط ہوگی

صلاۃ التسبیح پڑھنے کے دو طریقے

پہلا طریقہ

پہلا طریقہ یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ اور سورۃ پڑھنے کے بعد پندرہ مرتبہ **سُبْحَانَ اللّٰہِ , وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ , وَلَا إِلَـهَ إِلَّا اللّٰہُ , وَاللّٰہُ أَكْبَرْ** پڑھے پھر رکوع میں سبحان ربی العظیم کے بعد دس مرتبہ پڑھے پھر سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کے بعد دس مرتبہ پڑھے پھر سجدہ میں سبحان ربی الا علی کے بعد دس مرتبہ پڑھے اور جب دوسرے سجدے سے اٹھے تو اللہ اکبر پڑھے اور بجائے کھڑے ہونے کے بیٹھ جائے اور بغیر اللہ اکبر پڑھے کھڑا ہو جائے اور دوسری

اور چوتھی رکعت میں قعدہ کرتے وقت پہلے دس بارے پڑھے پھر التحیات پڑھے۔[1]

دوسرا طریقہ

سبحانک اللّٰھم کے بعد الحمد سے پہلے پندرہ مرتبہ پڑھے اورالحمداور سورۃ کے بعد دس مرتبہ پڑھے پھر رکوع میں دس مرتبہ سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد دس مرتبہ پھر سجدہ میں دس مرتبہ پھر سجدہ کے بعد دس مرتبہ پھر سجدہ میں دس مرتبہ البتہ اس کے بعد سجدے سے اٹھتے وقت نہ تو دوسرے سجدہ کے بعد پڑھنے کی ضرورت ہےاورنہ التحیّات کے ساتھ پڑھنے کی۔[2]

کون ساطریقہ افضل ہے

بعض علماء کرام فرماتے ہیں کہ دوسرے طریقے کو افضل کہتے ہے اور وجہ فضیلت یہ بیان فرماتے ہے کہ چونکہ پہلے طریقے میں جلسہ استراحت کی ضرورت پڑتی ہے اور ہمارے ہاں جلسہ استراحت رائج نہیں اس سے وہ

[1] فَبَعْدَ الثَّنَاءِ خَمْسَةَ عَشَرَ، ثُمَّ بَعْدَ الْقِرَاءَةِ وَفِي رُكُوعِهِ، وَالرَّفْعِ مِنْهُ شامي 2\27

[2] وَالرِّوَايَةُ الثَّانِيَةُ: أَنْ يَقْتَصِرَ فِي الْقِيَامِ عَلَى خَمْسَةَ عَشَرَ مَرَّةً بَعْدَ الْقِرَاءَةِ، شامي 2\27

طریقہ افضل ہے جس میں جلسہ استراحت موجود نہیں۔لیکن بہتر یہی ہے کہ کبھی ایک طریقے سے پڑھے کبھی دوسرے طریقے سے[1]

صلاۃ التسبیح کا مستحب وقت

کسی بھی غیر مکروہ وقت میں صلاۃ التسبیح پڑھنا جائز ہے البتہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ زوال کے بعد یعنی جب ظہر کا وقت داخل ہو جائے تو اس وقت پڑھنا چاہیئے۔کیونکہ ابوداؤد شریف کی روایت میں ہے کہ جب زوال ہو جائے تو اس چار رکعتوں کو پڑھا کرو لیکن یہ وقت ضروری نہیں کیونکہ اسی حدیث کے اخر میں ہے کہ عبداللہ ابن عمر نے پوچھا کہ اگر میں اس وقت میں نہ پڑھ سکو تو رسول اللہ [صلّی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا کہ دن رات میں جس وقت بھی پڑھ سکو۔[2]

---

[1] وَاقْتَصَرَ عَلَيْهَا فِي الْحَاوِي الْقُدْسِيِّ وَالْحِلْيَةِ وَالْبَحْرِ، وَحَدِيثُهَا أَشْهَرُ، لَكِنْ قَالَ فِي شَرْحِ الْمُنْيَةِ: إنَّ الصِّفَةَ الَّتِي ذَكَرَهَا ابْنُ الْمُبَارَكِ هِيَ الَّتِي ذَكَرَهَا فِي مُخْتَصَرِ الْبَحْرِ، وَهِيَ الْمُوَافِقَةُ لِمَذْهَبِنَا لِعَدَمِ الِاحْتِيَاجِ فِيهَا إلَى جَلْسَةِ الِاسْتِرَاحَةِ إذْ هِيَ مَكْرُوهَةٌ عِنْدَنَا. اهـ.

قُلْت: وَلَعَلَّهُ اخْتَارَهَا فِي الْقُنْيَةِ لِهَذَا، لَكِنْ عَلِمْت أَنَّ ثُبُوتَ حَدِيثِهَا يُثْبِتُهَا وَإِنْ كَانَ فِيهَا ذَلِكَ، فَالَّذِي يَنْبَغِي فِعْلُ هَذِهِ مَرَّةً وَهَذِهِ مَرَّةً. شامي 2\27

[2] إذا زال النهار فقم فصل أربع ركعات " فذكر نحوه قال " ثم ترفع رأسك يعني من السجدة الثانية فاستو جالسا ولا تقم حتى تسبح عشرا وتحمد عشرا وتكبر عشرا وتهلل عشرا ثم تصنع ذلك في الأربع الركعات " قال فإنك لو كنت أعظم أهل

صلاۃ التسبیح دو دو رکعت کر کے پڑھنا

جس طرح صلاۃ التسبیح کی چار رکعت ایک سلام کے ساتھ ادا کرنا جائز ہے اسی طرح دو سلاموں کے ساتھ ادا کرنا بھی درست اور جائز ہے۔بعض علماء فرماتے ہے کہ دن کو چار کعت اور رات کو دو رکعت بہتر ہے اور بعض علماء کرام فرماتے ہے کہ ایک دفعہ چار کعت اور ایک دفعہ دو رکعت پڑھنی چاہیئے۔تاھم بہتر یہی ہے کہ ایک سلام سے چار رکعتیں پڑھیں۔تاکہ تسبیح کی مقررہ تعداد تین سو[300]پوری ہو جائے اور اگر دو رکعت کر کے پڑھے پھر بھی مذکورہ مقدار کا لحاظ کرنا چاہیئے۔[فتاوی دارالعلوم دیوبند]4/415[1]

صلاۃ التسبیح میں کون سی سورۃ پڑھی جائے

صلاۃ التسبیح کیلئے کوئی مخصوص سورۃ نہیں کوئی بھی سورۃ پڑھی جاسکتی ہے البتہ ابن عباس سے کسی نے پوچھا کہ کیا آپ اس کے لئے کوئی سورۃ جانتے ہیں تو انہوں نے فرمایا سورۃ التکاثر ، سورۃ عصر ، سورۃ کافرون سورۃ اخلاص لیکن

الأرض ذنبا غفر لك بذلك قلت فإن لم أستطع أن أصليها تلك الساعة ؟ قال " صلها من الليل والنهار "سنن ابي داود 1\414 رقم الحديث 1298

[1] - وہي أربع بتسليمة أو بتسليمتين۔ (شامي ۲؍۴۷۱ زكريا وقيل: يصلي في النهار بتسليمة، وفي الليل بتسليمتين، وقيل: الأولىٰ أن يصلي مرة بتسليمة وأخرىٰ بتسليمتين۔ بذل المجهود ۲؍۲۷۶ سہارنفور، ۵؍۵۲۹ بيروت ــبحواله كتاب النوازل

بعض علماء کرام نے تسبیح کے مناسبت سے ایسی سورۃوں کے پڑھنے کو افضل فرمایاہے جس کی ابتداء میں تسبیح کاتذکرہ ہو مثلا سورۃ حدید سورۃ حشر سورۃ صف سورۃ تغابن[1]

رکوع اور سجدہ کی حالت میں تسبیحات کا مقام

رکوع اور سجدہ میں پہلے سبحان ربي العظیم اور سبحان ربي الأعلى پڑھے اور اس کے بعد تسبیحات پڑھے[2]

صلاۃ التسبیح میں قومہ کے وقت ہاتھ باندھنے کا حکم

صلاۃ التسبیح میں رکوع سے اٹھنے کے بعد تسبیحات کے پڑھتے وقت اگرچہ وقت لگتاہے لیکن ہاتھ نہیں باندھنا چاہیئے اگرچہ قاعدہ تو یہ ہے کہ جس قیام میں مسنون ذکر ہو تو اس میں ہاتھ باندھے جائیں گے-اور صلاۃ التسبیح میں اگر

---

[1] قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ :هَلْ تَعْلَمُ لِهَذِهِ الصَّلَاةِ سُورَةً قَالَ :التَّكَاثُرُ وَالْعَصْرُ وَالْكَافِرُونَ وَالْإِخْلَاصُ .وَقَالَ بَعْضُهُمْ :الْأَفْضَلُ نَحْوُ الْحَدِيدِ وَالْحَشْرِ وَالصَّفِّ وَالتَّغَابُنِ لِلْمُنَاسَبَةِ فِي الِاسْمِ شامي 2/27

[2] ويبدأ في الركوع بسبحان ربي العظيم ثلاثا وفي السجود بسبحان ربي الأعلى ثلاثا ثم يسبح التسبيحات المذكورة --حاشية الطحطاوي علي مراقي الفلاح 361

چہ ذکر مسنون ہے لیکن قیام کے لیے قرار نہ ہونے کی وجہ سے اس میں ہاتھ نہیں باندھنے چاہیئے [فتاوی حقانیہ] 3/263 {رشیدیہ226} [1]

صلاۃ التسبیح کی دوسری رکعت میں درود اور دعا کا حکم

چونکہ صلاۃ التسبیح کا حکم نفل ہے اور نفل میں ہر دو دو رکعت ایک الگ نماز ہوتی ہے اسلئے صلاۃ التسبیح کی دوسری رکعت میں تشھد کے بعد درود اور دعا پڑھنا بہتر ہے۔[خیر الفتاوی] 2\483 [2]

---

[1] اور ہاتھ باندھنا بھی جائزہے بعض علماء کہتے کہ ہاتھ باندھنا سنت ہے ۔ [احسن الفتاوی3\491] {امداد الاحکام 1\654} قال الطحطاوی فی حاشیۃ علی مراقی الفلاح(ص۱۵۰) تحت قول المصنف ویسن وضع الرجل یدہ الیمنی علی الیسری مانصہ ولابد فی ذلک القیام ان یکون فیہ ذکرمسنون ومالافلامالم یطلفحینئذیضع کمافی السراج وغیرہ فان قیل فی القومۃ من الرکوع ذکر مشروع وھو التسبیح والتحمید فینبغی ان یضع فیھا علیٰ قولھما اجیب بان المراد قیام لہ قرار وھذا الا قرار لہ اھ وھل یضع فیھا فی صلوٰۃ التسبیح لکون القیام لہ قرار فیہ ذکرمشروع یراجع اھ قال الشامی ومقتضاہ ان یعتمد بیدیہ(فی القومۃ) فی النافلۃ ولم ارمن صرح بہ تامل لکنہ مقتضی اطلاق الاصلین المارین ومقتضاہ ان یعتمد فی صلوٰۃ التسبیح... بحوالہ امداد الاحکام جلد 1

[2] وَلَا يُصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي الْقَعْدَةِ الْأُولَى فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَالْجُمُعَةِ وَبَعْدَهَا وَلَوْ صَلَّى نَاسِيًا فَعَلَيْهِ السَّهْوُ، وَقِيلَ لَا شُمُنِّيٌّ وَلَا يَسْتَفْتِحُ إذَا قَامَ إلَى الثَّالِثَةِ مِنْهَا لِأَنَّهَا لِتَأَكُّدِهَا أَشْبَهَتْ الْفَرِيضَةَ وَفِي الْبَوَاقِي مِنْ ذَوَاتِ الْأَرْبَعِ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ۔الدرالمختار 2\16

صلاۃ التسبیح کی تیسری رکعت میں سبحانک اللھم پڑھنے کا حکم

صلاۃ التسبیح کی تیسری رکعت میں سبحانک اللھم پڑھنا بہتر ہے۔اور اعوذ باللہ اور بسم اللہ بھی پڑھے۔[خیر الفتاوی]2\483[1]

صلاۃ التسبیح میں دوسری اور چوتھی رکعت کے طرف جاتے وقت تکبیر کا حکم

صلاۃ التسبیح کی دوسری رکعت میں سجدے سے اٹھتے وقت تکبیر کہنی چاہیئے لیکن جب بیٹھ کر تسبیحات پڑھنے کے بعد اٹھے تو پھر دوبارہ تکبیر پڑھنا ثابت نہیں۔[آپ کے مسائل اور ان کا حل]4/217[2]

اگر تسبیح ایک رکن میں بھول جائے تو کیا کرے

چونکہ عام طور لوگوں کو صلاۃ التسبیح پڑھنی کی عادت نہیں ہوتی اسی وجہ سے اکثر تسبیحات بھول جاتے ہے کبھی قیام میں بھی بھول جاتے ہے اور رکوع چلے جاتے ہے اور کبھی رکوع میں بھی بھول کر قومہ میں۔لہذا اگر ایک رکن میں تسبیحات بھول جائے تو چونکہ وہ رکن تو دوبارہ ادا نہیں کر سکتا اس لیے دوسرے رکن میں تسبیحات دوگنی پڑھی لیکن یہاں ایک دوسرا مسئلہ یہ بھی

---

[1] وَيَسْتَفْتِحُ وَيَتَعَوَّذُ وَلَوْ نَذْرًا لِأَنَّ كُلَّ شَفْعٍ صَلَاةٌ ... الدرالمختار 2\16

[2] فَبَعْدَ الثَّنَاءِ خَمْسَةَ عَشَرَ، ثُمَّ بَعْدَ الْقِرَاءَةِ وَفِي رُكُوعِهِ، وَالرَّفْعِ مِنْهُ، وَكُلٍّ مِنْ السَّجْدَتَيْنِ، وَفِي الْجَلْسَةِ بَيْنَهُمَا عَشْرًا عَشْرًا بَعْدَ تَسْبِيحِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ... شامي 2/27

ہے کہ قومہ کو رکوع سے اور جلسہ کو سجدے سے بڑھانا منع ہے- لہذا اگر رکوع میں تسبیحات رہ جائے تو اس کو قومہ میں نہ پڑھا جائے اور سجدے میں جو رہ جائے اس کو جلسہ میں نہ پڑھا جائے- بلکہ رکوع کے تسبیحات سجدے میں اور سجدے کے تسبیحات دوسرے سجدے میں پڑھی جائے- [فتاوی رحیمیہ] 5/216[1]

تسبیحات کو گننا

ان تسبیحات کو زبان سے ہر گز نہ گنے زبان سے گنتے سے نماز فاسد ھو جاتی ہے.[2] انگلیوں کو بند کر کے گننا اور تسبیح ہاتھ میں لیکر گننا مکروہ ہے-[3] بہتر یہ ہے کہ انگلیاں جس طرح اپنی جگہ پر رکھی ہے ویسے ہی رہے اور ہر کلمہ پر ایک انگلی کو اسی جگہ دباتا رہے-[4] [درس حدیث] 6/111

---

[1] قَالَ الْمُلَّا عَلِيٌّ فِي شَرْحِ الْمِشْكَاةِ: مَفْهُومُهُ أَنَّهُ إنْ سَهَا وَنَقَصَ عَدَدًا مِنْ مَحَلٍّ مُعَيَّنٍ، يَأْتِي بِهِ فِي مَحَلٍّ آخَرَ تَكْمِلَةً لِلْعَدَدِ الْمَطْلُوبِ شامي 2\27

[2] ولو عد بلسانه فسدت صلاته اتفاقًا ..النهر الفائق شرح كنز الدقائق 1\285

[3] كُرِهَ تَنْزِيهًا عَدُّ الْآيِ وَالسُّوَرِ وَالتَّسْبِيحِ بِالْيَدِ فِي الصَّلَاةِ مُطْلَقًا الدرالمختار 1\649

[4] أما في صلاة التسبيح فلا ضرورة أيضا إلى العد باليد لأنه يحصل بغمز رءوس الأصابع ..مجمع الانهار في شرح ملتقي البحر 1\187

صلاۃ التسبیح میں جھر اور اخفاء کا حکم

صلاۃ التسبیح ایک نفل نماز ہے اس لئے جو احکام شرعیہ عام نوافل کے متعلق وارد ہے وہ یہاں بھی ملحوظ رکھے جائیں-رات کو پڑھیں تو قرات میں جھر و اخفاء دونوں کا اختیار ہے اور اگر دن میں پڑھیں تو اخفاء کرنا لازم ہے-اور تسبیحات مذکورہ بہر حال آہستہ پڑھے-[1]

التحیات کے بعد کون سی دعا پڑھی جائے

صلاۃ التسبیح میں التحیات کہ بعد وہی دعا پڑھ سکتے ہے جو عموما نماز میں پڑھی جاتی ہے لیکن بعض روایات میں ہے کہ اس دعا کو پڑھا جائے-

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَوْفِيقَ أَهْلِ الْهُدَى ، وَأَعْمَالَ أَهْلِ الْيَقِينِ ، وَعَزْمَ أَهْلِ الصَّبْرِ ، وَجِدَّ أَهْلِ الْخَشْيَةِ ، وَمُنَاصَحَةَ أَهْلِ التَّقْوَى ، وَطَلَبَ أَهْلِ الرَّغْبَةِ ، وَتَعَبُّدَ أَهْلِ الْوَرَعِ ، وَعِرْفَانَ أَهْلِ الْعِلْمِ ، حَتَّى أَخَافَكَ مَخافَةً تَحْجِزُنِي عَنْ مَعَاصِيكَ ، وَحَتَّى أَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا أَسْتَحِقُّ بِهِ رِضَاكَ ، وَحَتَّى أُنَاصِحَكَ فِي التَّوْبَةِ خَوْفًا مِنْكَ ، وَحَتَّى أُخْلِصَ لَكَ النَّصِيحَةَ حُبًّا لَكَ ، وَحَتَّى أَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فِي الْأُمُورِ ، حَسِّنْ ظَنِّي بِكَ ، سُبْحَانَ خَالِقِ النُّورِ ،[2]

[1] وَأَمَّا فِي التَّطَوُّعَاتِ فَإِنْ كَانَ فِي النَّهَارِ يُخَافِتُ، وَإِنْ كَانَ فِي اللَّيْلِ فَهُوَ بِالْخِيَارِ إنْ شَاءَ خَافَتَ وَإِنْ شَاءَ جَهَرَ بدائع الصنائع 161/1

[2] المعجم الاوسط 3\14 رقم الحديث 2318

صلاۃ التسبیح کے سجدہ سہو میں تسبیحات کا حکم

اگر صلاۃ التسبیح میں سجدہ سہو کی ضرورت پیش آئے تو اس میں تسبیح کے کلمات نہیں پڑھے جائیں گے-البتہ اگر کسی سابقہ رکن میں تسبیح میں کمی رہ جائے تو اسے سجدہ سہو میں پورا کر سکتے ہے-[کتاب المسائل]1/502 [1]

صبح صادق کے بعد صلاۃ التسبیح پڑھنا

چونکہ صلاۃ التسبیح کا حکم نفل ہے-اور صبح صادق کے بعد کوئی بھی نفل نماز نہیں پڑھی جاسکتی صرف صبح کی دو رکعت سنت پڑھی جاسکتی ہے-لہذا صبح صادق کے بعد صلاۃ التسبیح نہیں پڑھی جاسکتی البتہ صبح صادق سے پہلے پڑھی جاسکتی ہے-[مرغوب الفتاوی جلد2] [2]

---

[1] وَقِيلَ لِابْنِ الْمُبَارَكِ: لَوْ سَهَا فَسَجَدَ هَلْ يُسَبِّحُ عَشْرًا عَشْرًا قَالَ: لَا إِنَّمَا هِيَ ثَلَثُمِائَةِ تَسْبِيحَةٍ. قَالَ الْمُلَّا عَلِيٌّ فِي شَرْحِ الْمِشْكَاةِ: مَفْهُومُهُ أَنَّهُ إِنْ سَهَا وَنَقَصَ عَدَدًا مِنْ مَحَلٍّ مُعَيَّنٍ، يَأْتِي بِهِ فِي مَحَلٍّ آخَرَ تَكْمِلَةً لِلْعَدَدِ الْمَطْلُوبِ ...شامي 27/2

[2] يكره تحريماً التنفل بعد صلاة الصبح حتى تطلع الشمس وترتفع، لحديث أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (لا صلاة بعد صلاة العصر حتى تغرب الشمس ولا صلاة بعد صلاة الفجر حتى تطلع الشمس) فقه العبادات علي مذهب الحنفي 81/1

دن میں ایک مرتبہ سے زیادہ صلاۃ التسبیح

صلاۃ التسبیح کا دن میں ایک سے زیادہ مرتبہ پڑھنا صحیح ہے۔اور یہ اعتراض کرنا صحیح نہیں کہ حدیث میں دن میں صرف ایک مرتبہ کرنے کا تذکرہ ہے۔

صلاۃ التسبیح مطول اور مختصر

اب تک جس طریقہ ذکر کیا ہے وہ صلاۃ التسبیح مطول یعنی لمبی صلاۃ التسبیح کا طریقہ تھا۔اس صلاۃ التسبیح کے لئے ایک اور طریقہ بھی ہے جس کو مختصر صلاۃ التسبیح کہا جاتا ہے۔دونوں میں فرق یہ ہے کہ مطول میں کل تعداد تین سو ہے ہر رکعت میں پچھتر[75] بار اور مختصر صلاۃ التسبیح جس کو مشائخ صلاۃ التسبیح صغری بھی کہتے ہے۔طریقہ کار یہ ہے کہ سبحان اللہ الحمد اللہ اور اللہ اکبر میں سے ہر ایک دس دس مرتبہ پڑھو۔اور اس مختصر صلاۃ التسبیح میں جو دس مرتبہ کلمات ہے۔وہ نمازی پڑھنے والے کو اختیار ہے کہ جس رکن میں پڑھنا چاہیئے پڑھ لے یعنی قیام میں یا رکوع میں یا سجدے میں یا اخر میں تشہد کے بعد پڑھ لے اور دوسری صلاۃ التسبیح کی طرح اس کی بھی چار رکعت پڑھے۔[فتاوی دارالعلوم زکریا]2/395[1]

---

[1] أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ وَكِيعِ بْنِ الْجَرَّاحِ، أَخُو سُفْيَانَ بْنِ وَكِيعٍ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ : جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ :يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلِّمْنِي

اس کی فضیلت کے بارے میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کلمات کے پڑھنے کے بعد جو دعا مانگو وہ قبول ہو گی۔

صلاۃ التسبیح افضل ہے یا تہجد

بہتر تو یہی ہے کہ دونوں پڑھے۔لیکن اگر کوئی صرف ایک پڑھنا چاہتا ہے تو اگر وہ روزانہ تہجد کا پابند ہو تو اس کے لیے بہتر یہ ہے کہ وہ تہجد پڑھے اور کبھی کبھی دو رکعت تہجد پڑھ کر چار رکعت صلاۃ التسبیح پڑھے۔[فتاوی فلاحیہ]

صبح صادق کے بعد صلاۃ التسبیح پڑھنا

چونکہ صلاۃ التسبیح کا حکم نفل ہے۔اور صبح صادق کے بعد کوئی بھی نفل نماز نہیں پڑھی جاسکتی صرف صبح کی دو رکعت سنت پڑھی جاسکتی ہے۔لہذا صبح صادق کے بعد صلاۃ التسبیح نہیں پڑھی جاسکتی البتہ صبح صادق سے پہلے پڑھی جاسکتی ہے۔[مرغوب الفتاوی جلد2][1]

كَلِمَاتٍ أَدْعُو بِهِنَّ فِي صَلَاتِي؟ قَالَ " :سَبِّحِي اللَّهَ عَشْرًا، وَاحْمَدِيهِ عَشْرًا، وَكَبِّرِيهِ عَشْرًا، ثُمَّ سَلِيهِ حَاجَتَكِ يَقُلْ :نَعَمْ، نَعَمْ" ..سنن نسائي 51/3 رقم الحديث 1299

[1] يكره تحريماً التنفل بعد صلاة الصبح حتى تطلع الشمس وترتفع، لحديث أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (لا صلاة بعد صلاة العصر حتى تغرب الشمس ولا صلاة بعد صلاة الفجر حتى تطلع الشمس مسلم: ج ١ / كتاب صلاة المسافرين وقصرها باب ٢٨٨/٥١ (فقه العبادات علي مذهب الحنفي71/1)

صلاۃ التسبیح کی جماعت

صلاۃ التسبیح باجماعت ادا کرنا درست نہیں ہے احناف اور شوافع دونوں کے ہاں یہی حکم ہے اس لئے کہ نوافل کی جماعت مکروہ ہے۔

مگر کبھی کبھی دو آدمی ایک دوسرے کی اقتداء کرے۔تو درست ہے اسی طرح تین ہوں تو بھی اصح قول کے مطابق بلا کراھت صحیح لیکن اس کے لئے بھی شرط یہ ہے کہ نماز کے لئے تداعی نہ ہوں یعنی لوگوں کو نہ بلایا گیا ہو۔ ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے اعلاء السنن میں تحریر فرمایا ہے۔کہ تین سے زیادہ آدمی جمع ہو جائے تو یہ بھی تداعی میں شامل نہیں اور یہی اقرب الی اللغۃ ہے۔[فتاوی دار العلوم زکریا] 2/393 [1] لیکن احتیاط اسی میں ہے کہ جماعت نہ پڑھی جائے۔

---

[1] (والجماعة في النقل في غير التراويح مكروهة فالاحتياط تركها في الوتر خارج رمضان وعن شمس الأئمة أن هذا فيما كان على سبيل التداعي أما لو اقتدى واحد بواحد أو اثنان بواحد لا يكره) لأن النبي صلى الله عليه وسلم أم ابن عباس في صلاة الليل وكان يوقظ عائشة فتوتر معه وصح أنه صلى الله عليه وسلم أم أنسا واليتيم والعجوز فصلى بهم ركعتين وكانت نافلة(وإذا اقتدى ثلاثة بواحد اختلف فيه) قوله: "اختلف فيه" والأصح عدم الكراهة(وإذا اقتدى أربعة بواحد كره اتفاقا) حاشية الطحطاوي علي مراقي الفلاح 1\384

قلت وتفسير التداعي بالاهتمام والمواظبة اولي من تفسيرها بالعدد والكثرة كما لا يخفي لان الاول اقرب الي اللغة واشبه بها دون الثاني ..اعلاء السنن 7\93

صلاۃ التسبیح ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلي العظیم کا اضافہ

اب ایک مسئلہ یہ ہے کہ صلاۃ التسبیح کے تسبیحات میں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلي العظیم کا اضافہ کیا جا سکتا ہے یا نہیں ؟ حدیث میں تو فقط یہی الفاظ موجود ہے لیکن احیاء العلوم میں مذکورہ الفاظ کے بڑھنے کی مستحسن قرار دیا گیا ہے [فتاوی رحیمیہ]2/237[1]

صلاۃ التسبیح میں گناہ کبیرہ سے مراد

روایات میں ہے کہ صلاۃ التسبیح سے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہے تو کیا اس سے گناہ کبیرہ بھی معاف ہوتے ہے۔تو اس کے بارے میں علماء نے وہی مشہور قاعدہ بیان کیا ہے کہ جن اعمال کے فضائل میں تمام گناہوں کے معاف ہونے کا تذکرہ ہو اس مراد صغائر گناہ ہے۔کبیرہ گناہ صرف توبہ سے معاف ہوتا ہے۔لہذا بہتر تو یہی ہے کہ صلاۃ التسبیح کے بعد خلوص سے توبہ ہو تو صغائر و کبائر تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔[2]

---

[1] سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاَللَّهُ أَكْبَرُ» وَفِي رِوَايَةٍ زِيَادَةُ «وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إلَّا بِاَللَّهِ» يَقُولُ ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ خَمْسَةً وَسَبْعِينَ مَرَّةً ...شامي 27/2

[2] إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا (الایہ) آیت سے معلوم ہوا کہ وضو، نماز وغیرہ اعمال صالحہ کے ذریعہ گناہوں کا کفارہ

شب براءۃ میں صلاۃ التسبیح کی جماعت

صلاۃ التسبیح کی جماعت کا حکم گزر چکا ہے-تو یہاں بھی وہی حکم ہے اور پھر خصوصاشب براءۃ کے ساتھ تخصیص کوئی معانی نہیں رکھتی-شب براءۃ میں صلاۃ التسبیح کی کوئی خاص فضیلت موجود نہیں-

صلاۃ التسبیح کا ثبوت

صلاۃ التسبیح کی حدیث صحاح ستہ میں سے ابوداؤداور ترمذی ابن ماجہ میں ہے-اس کے علاوہ یہ حدیث صحیح ابن حزیمہ مستدرک حاکم میں بھی موجود ہے امام بھیقی نے اس کی تصحیح کی ہے-اور ابن نمندہ نے تو اس کے تصحیح میں ایک مستقل تصیف فرمائی ہے آیت سے معلوم ہوا کہ وضو، نماز وغیرہ اعمال صالحہ کے ذریعہ گناہوں کا کفارہ ہونا جو روایات حدیث میں مذکور ہے اس سے مراد صغیرہ گناہ ہیں اور کبیرہ گناہ توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوتے بھیقی فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک صلاۃ التسبیح پڑھتے تھے اور ہر زمانے میں صلحاء اس کو ایک دوسرے سے لیتے چلے آئے ہیں-علماء کے تعامل اور تداول سے حدیث مرفوع کو تقویت ملتی ہے-یہ حدیث متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے-لیکن ابن الجوزی نے صلاۃ التسبیح کے حدیث کو موضوعات میں شمار

ہونا جو روایات حدیث میں مذکور ہے اس سے مراد صغیرہ گناہ ہیں اور کبیرہ گناہ توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوتے معارف القران مفتی شفیع صاحب 383/2

کیااس پر بعد کے علماء نے اس کا تعاقب کیا ہے-حافظ ابن حجر اور علامہ سیوطی نے لکھا ہے-[اساء ابن الجوزی افرط ابن الجوزی] یعنی ابن الجوزی نے بہت مبالغہ سے کام لیا ہے-اور برا کیا ہے کہ اس کو موضوعات میں داخل کیا ہے- موسی عبدالعزیز راوی جس کی وجہ سے ابن الجوزی نے اس حدیث کو موضوع کیا ہے-تو اس راوی کی یحیی ابن معین اور نسائی نے توثیق کی ہے-دوسرے یہ کہ ابراھیم ابن الحکم نے صحیح ابن حزیمہ میں اس کی متابعت کی ہے-{ بذل المجھود میں ان امور کی تفصیل اور حوالے موجود ہے } [الدر المنضود] 2/537[1]

---

[1] صلاة التسبيح كي روايات

وه صحابه جنهوں نے صلاة التسبيح كي روايت نقل كي هے ان ميں سب سے مظبوط روايت عبد الله بن عباس رضي الله عنه كي هے تمام روايات درج ذيل هے

عبد الله بن عباس رضي الله عنه

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: " يَا عَبَّاسُ، يَا عَمَّاهُ، أَلَا أُعْطِيكَ، أَلَا أَمْنَحُكَ، أَلَا أَحْبُوكَ، أَلَا أَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ، خَطَأَهُ وَعَمْدَهُ، صَغِيرَهُ وَكَبِيرَهُ، سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ، عَشْرَ خِصَالٍ أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً، فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَأَنْتَ قَائِمٌ، قُلْتَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ،

وَاللَّهُ أَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً، ثُمَّ تَرْكَعُ، فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَهْوِي سَاجِدًا فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُولُهَا عَشْرًا، فَذَلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، تَفْعَلُ ذَلِكَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً " .

ابوداود 1298

إسناده حسن رجاله ثقات عدا موسى بن عبد العزيز اليماني اختلف فيه لكن قال عَبْد اللَّهِ بن أَحْمَدَ بْنِ حنبل، عن يَحْيَى بن معين لا أرى بِهِ بأسا وقال النسائي ليس بِهِ بأس وذكره ابن حبان فِي كتاب الثقات {تهذيب الكمال 29\101 } ذكره ابن شاهين في الثقات ذكره ابوحاتم في الثقات وقال : ربما أخطأ

جابر بن عبد الله الأنصاري رضي الله عنه

عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم . حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ، حَدَّثَنِي الْأَنْصَارِيُّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ لِجَعْفَرٍ: بِهَذَا الْحَدِيثِ، فَذَكَرَ نَحْوَهُمْ، قَالَ فِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُولَى كَمَا قَالَ فِي حَدِيثِ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ

ابوداود 1299

إسناد ضعيف لأن به موضع انقطاع بين عروة بن رويم اللخمي وجابر بن عبد الله الأنصاري ، وباقي رجاله ثقات

عبد الله بن عَمْرٍو رضي الله عنه

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُفْيَانَ الْأُبُلِّيُّ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ أَبُو حَبِيبٍ، حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ كَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ يَرَوْنَ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم : " ائْتِنِي غَدًا أَحْبُوكَ وَأُثِيبُكَ وَأُعْطِيكَ " حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ يُعْطِينِي عَطِيَّةً، قَالَ: " إِذَا زَالَ النَّهَارُ، فَقُمْ فَصَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ "، فَذَكَرَ نَحْوَهُ، قَالَ: " ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ، يَعْنِي مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ، فَاسْتَوِ جَالِسًا وَلَا تَقُمْ حَتَّى تُسَبِّحَ عَشْرًا، وَتَحْمَدَ عَشْرًا، وَتُكَبِّرَ

عَشْرًا، وَتُهَلِّلَ عَشْرًا، ثُمَّ تَصْنَعَ ذَلِكَ فِي الْأَرْبَعِ رَكَعَاتِ، قَالَ: فَإِنَّكَ لَوْ كُنْتَ أَعْظَمَ أَهْلِ الْأَرْضِ ذَنْبًا غُفِرَ لَكَ بِذَلِكَ " قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أُصَلِّيَهَا تِلْكَ السَّاعَةَ؟ قَالَ: " صَلِّهَا مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ".

سنن أبي داود 1300

إسناد ضعيف فيه عمرو بن مالك النكري وهو ضعيف الحديث

العباس بن عبد المطلب رضي الله عنه

وَأَمَّا حَدِيثُ الْعَبَّاسِ، فَقَرَأْتُ عَلَى أَبِي الْمَعَالِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ السُّعُودِيِّ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ خَلِيلٍ، قَالَ: أَنَا أَبُو الْحَسَنِ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ، أَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْمُقْرِئُ، أَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، أَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ فِي كِتَابِهِ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ الْعَطَّارِ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ الرَّقِّيُّ، ثَنَا أَبِي، قَالَ: ثَنَا مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنْ صَدَقَةَ الدِّمَشْقِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ، عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ، عَنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلَا أُعْطِيكَ؟ أَلَا أَهَبُ لَكَ؟ أَلَا أَنْحَلُكَ؟» ، قَالَ: فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُعْطِينِي مِنَ الدُّنْيَا مَا لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا قَبْلِي. . .، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَ مَا تَقَدَّمَ أَوَّلًا، وَقَالَ فِيهِ: «فَإِذَا تَشَهَّدْتَ فِي رَكْعَتَيْنِ قُلْتَهَا قَبْلَ التَّشَهُّدِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ فِي كُلِّ يَوْمٍ، وَإِلَّا فَفِي أَيَّامٍ، وَإِلَّا فَفِي جُمُعَةٍ، وَإِلَّا فَفِي جُمُعَتَيْنِ، وَإِلَّا فَفِي شَهْرٍ، وَإِلَّا فَفِي سِتَّةِ أَشْهُرٍ، وَإِلَّا فَفِي سَنَةٍ» ، هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، أَخْرَجَهُ ابْنُ شَاهِينَ، عَنْ أَبِي حَامِدٍ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ، فَوَقَعَ لَنَا بَدَلًا عَالِيًا، وَأَخْرَجَهُ أَيْضًا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ، وَأَبِي مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، وَأَخْرَجَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ، عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ السَّمَّانِ ثَلَاثَتُهُمْ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ مُحَمَّدِ بْنِ الْهَيْثَمِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ، إِلَّا صَدَقَةَ وَهُوَ الدِّمَشْقِيُّ، كَمَا نُسِبَ فِي رِوَايَتِنَا، وَكَذَا فِي رِوَايَةِ ابْنِ شَاهِينَ، وَوَقَعَ فِي رِوَايَةِ الدَّارَقُطْنِيِّ غَيْرَ مَنْسُوبٍ، وَقَالَ: صَدَقَةُ هَذَا هُوَ ابْنُ يَزِيدَ الْخُرَاسَانِيُّ، وَنَقَلَ كَلَامَ الْأَئِمَّةِ فِيهِ، وَوَهِمَ فِي ذَلِكَ وَالدِّمَشْقِيُّ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَيُعْرَفُ بِالسَّمِينِ، ضَعِيفٌ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ، وَوَثَّقَهُ جَمَاعَةٌ، فَيَصْلُحُ لِلْمُتَابَعَاتِ، بِخِلَافِ الْخُرَاسَانِيِّ، فَإِنَّهُ مَتْرُوكٌ عِنْدَ الْأَكْثَرِ، وَأَبُو رَجَاءٍ الَّذِي فِي السَّنَدِ اسْمُهُ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحْرِزٍ الْجَزَرِيُّ، وَابْنُ الدَّيْلَمِيِّ اسْمُهُ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فَيْرُوزٍ

أمالي الأذكار في فضل صلاة التسبيح
إسناده ضعيف فيه عمر بن خالد الرقي و جعفر بن محمد العطار وهما مجهول الحال

أبو رافع القبطي رضي الله عنه

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو عِيسَى الْمَسْرُوقِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ محمد بن عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ،عَنْ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم لِلْعَبَّاسِ: " يَا عَمِّ، أَلَا أَحْبُوكَ، أَلَا أَنْفَعُكَ، أَلَا أَصِلُكَ "، قَالَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: " تُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ، فَإِذَا انْقَضَتِ الْقِرَاءَةُ، فَقُلْ: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً قَبْلَ أَنْ تَرْكَعَ، ثُمَّ ارْكَعْ فَقُلْهَا عَشْرًا، ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا، ثُمَّ اسْجُدْ فَقُلْهَا عَشْرًا، ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا، ثُمَّ اسْجُدْ فَقُلْهَا عَشْرًا، ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا قَبْلَ أَنْ تَقُومَ، فَتِلْكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، وَهِيَ ثَلَاثُ مِائَةٍ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ، فَلَوْ كَانَتْ ذُنُوبُكَ مِثْلَ رَمْلِ عَالِجٍ غَفَرَهَا اللَّهُ لَكَ "، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ يَقُولُهَا فِي يَوْمٍ، قَالَ: " قُلْهَا فِي جُمُعَةٍ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُلْهَا فِي شَهْرٍ، حَتَّى قَالَ: فَقُلْهَا فِي سَنَةٍ "

ابن ماجه 1386
إسناد شديد الضعف فيه موسى بن عبيدة الربذي وهو منكر الحديث و سعيد بن أبي سعيد مجهول

جعفر بن أبي طالب رضي الله عنه

عن داود بن قيس، عن إسماعيل بن رافع، عن جعفر بن أبي طالب أن النبي صلى الله عليه وسلم قال له: «ألا أهب لك؟ ألا أمنحك؟ ألا أحذوك؟ ألا أوثرك؟ ألا؟ ألا؟» حتى ظننت أنه سيقطع لي ماء البحرين قال: " تصلي أربع ركعات تقرأ أم القرآن في كل ركعة وسورة، ثم تقول: الحمد لله، وسبحان الله، والله أكبر، ولا إله إلا الله، فعدها واحدة حتى تعد خمس عشرة مرة، ثم تركع فتقولها عشرا وأنت راكع، ثم ترفع فتقولها عشرا وأنت رافع، ثم تسجد فتقولها عشرا وأنت ساجد، ثم

ترفع فتقولها عشرا وأنت جالس، ثم تسجد فتقولها عشرا وأنت ساجد، ثم ترفع فتقولها عشرا وأنت جالس، فتلك خمس وسبعون، وفي الثلاث الأواخر كذلك، فذلك ثلاث مائة مجموعة، وإذا فرقتها كانت ألفا ومائتين ـ وكان يستحب أن يقرأ السورة التي بعد أم القرآن عشرين آية فصاعدا ـ تصنعهن في يومك أو ليلتك، أو جمعتك، أو في شهر، أو في سنة، أو في عمرك، فلو كانت ذنوبك عدد نجوم السماء، أو عدد القطر، أو عدد رمل عالج، أو عدد أيام الدهر لغفرها الله لك

مصنف عبدالرزاق 5004

إسناد شديد الضعف لأن به موضع انقطاع بين إسماعيل بن رافع الأنصاري وجعفر بن أبي طالب القرشي ، وفيه إسماعيل بن رافع الأنصاري وهو متروك الحديث

أم سلمة رضي الله عنها

وَأَمَّا حَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ فَفِيمَا قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ الصَّالِحِيَّةِ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ خَلِيلٍ الْحَافِظِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْجَمَّالُ، قَالَ: أَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَدَّادُ، قَالَ: أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ، قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، قَالَ: ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ أَحْمَدَ الْوَشَا، قَالَ: ثَنَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ التُّرْجَمَانِيُّ، قَالَ: ثَنَا عَمْرُو بْنُ جُمَيْعٍ، قَالَ: ثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَتِي وَيَوْمِي، حَتَّى إِذَا كَانَ فِي الْهَاجِرَةِ جَاءَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ هَذَا؟» ، قَالُوا: الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ: «اللَّهُ أَكْبَرُ، لِأَمْرٍ مَا جَاءَ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ» ، فَلَمَّا دَخَلَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «يَا عَمَّاهُ، مَا جَاءَ بِكَ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ؟ . . .» ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَ مَا تَقَدَّمَ أَوَّلًا مِنْ رِوَايَةِ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَقَالَ فِيهِ: «صَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، لَا بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ» ، وَقَالَ فِيهِ: «تَقْرَأُ فِيهِنَّ بِأَرْبَعِ سِوَرٍ مِنْ طِوَالِ الْمُفَصَّلِ» ، وَقَالَ فِيهِ: «فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوْ كَانَتْ ذُنُوبُكَ عَدَدَ قَطْرِ الْمَطَرِ، وَعَدَدَ أَيَّامِ الدُّنْيَا، وَعَدَدَ الشَّجَرِ وَالْمَدَرِ وَالثَّرَى، لَغَفَرَ اللَّهُ لَكَ. . . . . .» ، إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ، هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَعَمْرُو بْنُ جَامِعٍ ضَعِيفٌ، وَفِي إِدْرَاكِ سَعِيدٍ أُمَّ سَلَمَةَ نَظَرٌ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ

أمالي الأذكار في فضل صلاة التسبيح

إسناد شديد الضعف فيه عمرو بن جميع الكوفي وهو متروك الحديث

علي ابن أبي طالب رضي الله عنها

وَأَمَّا حَدِيثُ عَلِيّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَأَخْرَجَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ مِنْ طَرِيقِ عُمَرَ مَوْلَى غُفْرَةَ بِضَمِّ الْمُعَجْمَةِ وَسُكُونِ الْفَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «يَا عَلِيُّ! أَلَا أَهْدِي لَكَ؟ . . .» ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَفِيهِ: حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ يُعْطِينِي جِبَالَ تِهَامَةَ ذَهَبًا، قَالَ: " إِذَا قَمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ، فَقُلْ: اللَّهُ أَكْبَرُ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً. . . "، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

أمالي الأذكار في فضل صلاة التسبيح

الْمَذْكُورِ فِيهِ ضَعْفٌ وَانْقِطَاعٌ

آخر میں تمام قارئین سے التماس ہے کہ میرے
والد مرحوم کے حق میں دعا کرے کہ اللہ تعالی
ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے
امین